السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تعویزاور گنڈے کرنا قرآن شریف سے جائز ہے کہ نہیں۔ آپ ﷺ کیا اس بارے میں کیا حکم ہے کرنا چاہیے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعویزاور گنڈے کرنا حدیثوں میں منع ہے۔ جو دعایئں اور معوذات آپ ﷺ نے سکھائے ہیں وہ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالے جائیں۔ تو ثبوت ملتا ہے مثلا:

(أعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق و شر کل شیطان وہامة و شر کل عین لامة)

مصنوعی تعویزات کے الفاظ اگر شرک وکفر سے پاک بھی ہوں۔ تو وہ بھی اس درجے کے نہیں ہوسکتے۔ جو درجہ ان کلمات طیبہ کا ہے۔

تشریح

وہ تعویزات اور گنڈے شرعا ناجائز اور ممنوع ہیں۔ جن میں شرکیہ الفاظ ہوں۔ استعانت لغیر اللہ ہو۔ جن کے معنی معلوم نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور آیات قرآنی وادعیہ ماثورہ کے ساتھ تعویز کرنا اور گلے لٹکانا بلاشک جائزودرست ہے۔ حدیث مندرجہ زیل اس پر شاہد ودرست ہے۔ سنن ابی داؤدوجامع ترمذی میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افزع احدکم فی انوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیطین وان یحضرون فانہا لن قضرہ وکان عبد اللہ بن عمر ویعلمہا من بلغ ولدہ ومن لم یبلغ منہم کتبہا فی صک ثم علقہا فی عنقہ قال صاحب العلیق السبیحتحت ہذا الحدیث وہذا اصل فی تطبیق التعویذات التی فیہا اسماء اللہ تعالی وکذا فی المرقات

یعنی یہ حدیث تعویزات کے لٹکانے کے متعلق جن میں اسمائے الٰہی ہوں اصل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص154

محدث فتویٰ